السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے ایک دوست نے اپنی بیوی کوایک معاہدے کے تحت طلاق دی ہے کہ وہ اس کے بچوں کی پرورش کرتی رہے، اسے پرورش اوراس پر محنت کاخرچہ ملتا رہے گا، سابقہ خاوند ہر مہینے اس کے پاس خرچہ دینے کےلیے جاتا ہے اوروہاں رات بھی گزارتا ہے، کیا شریعت میں اس امر کی گنجائش ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق دینے کے بعد اس سے تعلقات رکھے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آدمی جب اپنی بیوی کوکسی وجہ سے طلاق دیتا ہے تووہ پہلی اوردوسری طلاق کے بعد دوران عدت اس کی بیوی ہی شمار ہوتی ہے، اس دوران اگرکسی کی وفات ہوجائے توان کے مابین تقسیم وراثت کا معاملہ قائم رہتا ہے اور جب عدت ختم ہوجائے تونکاح ختم ہوجاتا ہے اوروہ بیوی اس خاوند کےلیے ایک اجنبی عورت کی حیثیت اختیار کرلیتی ہے۔ عدت گزارنے کے بعدخاوند کےلیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس سے میل ملاپ یا تعلقات رکھے، اگرتیسری طلاق بھی دے ڈالی ہے توپھر طلاق دیتے ہی رشتہ زوجیت ختم ہوجاتا ہے، اب مطلقہ عورت کااپنے سابقہ خاوند سے اتنا ہی تعلق ہوگا جتنا ایک اجنبی شخص سے ہوتا ہے۔ اولادکی پرورش کے بہانے ان کا ایک دوسرے کو دیکھنا، خلوت کرنا یاوہاں رات گزارنا جائز نہیں ہے، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں: تین طلاق والی عورت اپنے سابقہ خاوند کےلیے باقی اجنبی عورتوں کی طرح ہے، اس بنا پر مرد کےلیے جائز نہیں کہ وہ اس کے ساتھ خلوت کرے کیونکہ وہ کسی بھی اجنبی عورت کے ساتھ خلوت نہیں کرسکتا۔ اسی طرح اس کےلیے اسے دیکھنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ اس کےلیے اب اجنبی بن چکی ہے نیز اس خاوند کواب کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔[1]

اولادکی پرورش اوراس کےلیے خرچہ بھیجنے کی اوربہت سی صورتیں ممکن ہیں، وہ خرچہ بذریعہ ڈاک بھی روانہ کیا جاسکتا ہے، کسی محرم کے ذریعے بھی دیا جاسکتا ہے۔ بہرحال عدت کے بعد خاوند کا اپنی سابقہ بیوی کے پاس آنا جانا شرعاً درست نہیں ہے کیونکہ وہ عورت اس کی بیوی نہیں رہی بلکہ ایک اجنبی عورت کی حیثیت اختیار کرچکی ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] مجموع الفتاویٰ، ص: ۳۴۹، ج ۳۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:376

محدث فتویٰ